قرآن کی انفرادی و اجتماعی خدمات

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مسلمانوں کے علماء اور فضلاء نے ہر دور میں علوم وفنون کی اقسام اور ان کی تاریخ پر کتابیں لکھی ہیں جن کے تتبع میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات پر پی ایچ ڈی کا مقالہ تحریر کیا گیا ہے اس حوالہ سے قرآنی تراجم وتفاسیر پر ایک عظیم الشان کام قرآنی عالمی کتابیات کا ہے جو ترکی میں کیا گیا ہے آغاز میں پہلے کئے گئے کام کا جائزہ

پیش خدمت اس سلسلہ میں اولیت کا شرف یعقوب بن اسحاق کندی (م.٢٦ھ/٨٧٣) اور ابوزید سھل بلخی (م٣٢٢ھ/٩٣٤) کو حاصل ہے جنہوں نے سب سے پہلے علی الترتیب ''کتاب فی اقسام العلم الانسی'' کتاب فی ماھیتہ العلم واصنافہ اور کتاب فی اقسام العلوم'' لکھیں بدقسمتی سے یہ کتابیں آج کل ناپید ہیں۔ان کے علاوہ کتابوں میں اس موضوع پر مندرجہ ذیل مصنفوں کی تصانیف کے نام ملتے ہیں۔

١۔ الفارابی ا(م٣٣٩/٩٥٠)=احصار العلوم۔

٢۔محمد بن احمد یوسف خوارزمی (م٣٨٧ھ)=مفاتیح العلوم۔

٣۔رسائل اخوان الصفاء دخلان الوفاء (چوتھی صدی ہجری)۔

٤۔ابن فریغون (م چوتھی صدی ہجری)=جوامع العلوم۔

٥۔ابن الندیم (تالیف ٣٧٧ھ)=الفہرست۔

٦۔ابن سینا (م٤٢٨ھ/١٠٣٧)=اقسام العقلیہ۔

٧۔محمد بن خیر اشبیلی (م٥٧٥ھ)=فہرست مارواہ عن شیوخہ۔

٨۔امام فخر الدین رازی (٦٠٦ھ) حدائق الانوار فی حقائق الاسرار۔

اس کے بعد دائرۃ المعارف کی طرز پر کتابیں لکھی جانے لگیں، مثلاً

۱۔النویری (م ۷۳۳ھ / ۱۳۳۳ء)= نہایتہ الارب فی فنون الادب

۲۔القلشقندی (م ۸۲۱ھ / ۱۴۱۸ء)= صبح الاعشیٰ فی صناعتہ الانشاء۔

متاخرین میں مندرجہ ذیل علماء نے اس موضوع پر کتابیں لکھیں۔

۱۔طاش کبری زادہ (م ۹۶۸ء/۱۵۶۱ء) مفتاح السعادۃ ومصباح الصیادۃ

۲۔حاجی خلیفہ (م ۱۰۶۷ھ / ۱۵۶۷ء) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون۔

۳۔محمد اعلی تھانوی (م بارہویں ھجری)= کشاف اصطلاحات الفنون۔

۴۔(نواب) محمد صدیق حسن خان (م ۱۲۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) ابجد العلوم۔

متاخرین کی تصانیف میں ممتاز ترین کتاب کشف الظنون عن اسامی الکتب والغنون ہے، جسے فلوگل نے ۱۸۳۵۔۱۸۵۸۔ میں لائزگ (جرمنی) سے سات ضخیم جلدوں میں لاطینی ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔اس کتاب کے دوایڈیشن استانبول سے بھی شائع ہو چکے ہیں اس میں ابجدی اعتبار سے مختلف علوم وفنون کی کتابوں کے نام مذکور ہیں اور یہ کتاب علمی کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے۔

مذکورہ بالا کتابوں کے مصنفوں کے عہد بعہد حالات اوران کے نتائج علمی کو نئے مذاق اور علمی تاریخ کے جدید معیار کے مطابق زمانی اعتبار سے مرتب کرنا نہایت مشکل کام تھا۔سب سے پہلے اس کام پر جرمن مستشرقوں نے توجہ کی ان میں فان ھامر پرگستال اور کارل بروکلمان کے نام فہرست ہیں۔بروکلمان نے اپنی شہرہ آفاق ''تاریخ ادبیات عربی'' کی جمع، ترتیب اور تصنیف میں اپنی عمر گرانمایہ کے چالیس برس صرف کردیئے۔ فاضل مصنف کی وسعت معلومات، شوق اور محنت کی داد نہ دینا ظلم ہوگا یہ تاریخ مع اپنے ضمیموں کے پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اس کی پہلی جلد ۱۹۰۱ء میں اور تیسرا ضخیم ضمیمہ یا تکملہ ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا تھا۔کتاب کے بعض اجزاء کا عربی ترجمہ دارالمعارف قاہرہ کے اھتمام میں شائع ہو چکا ہے۔

بروکلمان کی کتاب چھپنے کے بعد گذشتہ چالیس برسوں میں بہت سے نئے مخطوطات دریافت ہو چکے ہیں اور بے شمار قلمی مسودات چھپ کر شائع ہو چکے ہیں اور علمی تحقیق کا قدم بہت آگے بڑھ چکا ہے علمی حلقوں میں ایک عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ بروکلمان کی کتاب پر نئی معلومات اور جدید مطالعات کی روشنی میں نظر ثانی کی جائے۔خوشی کی بات ہے کہ عظیم الشان کام ایک ترک فاضل فواد محمد سزگین (Fuatd Sezgin) نے کر دکھایا ہے سزگین صاحب خود ترکی کے باشندے ہیں جن کی تعلیم وتربیت جرمن یونیورسٹیوں میں ہوئی ہے۔سزگین کا اہم کارنامہ بروکلمان کی تاریخ ادبیات پر نظر ثانی کرکے تاریخ التراث کے نام سے آٹھ جلدوں میں شائع کی ہے۔(بحوالہ ماہنامہ ساحل جنوری ۱۹۹۹ء،ص/٦٦) اسی حوالہ سے ایک اور تحقیقی کام علماء دیوبند کے حوالہ سے انجام دیا گیا ہے،جس کا تعارف پیش خدمت ہے۔

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

(۱۸٦٦ء تا ۱۹۸۸ء)

THE QURANIC CONTRIBUTIONS OF ULAMA -E- DEO BABND

ریسرچ اسکالر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب

مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی

ڈیپارٹمنٹ کمپریٹو ریلیجنز اینڈ اسلامک کلچر سندھ یونیورسٹی جامشورو

DEPARTMINT COMPARATIVE RELIGIONS AND ISLAMIC CULTURE UNIVERSITY OF SIND JAMSHORO

یہ پی ایچ ڈی مقالہ"علماء دیوبند کی قرآنی خدمات"پر مشتمل ہے۔ابتداءً چند باتیں بطور مقدمہ قرآن کے حوالہ سے پھر دارالعلوم دیوبند اور علماء دیوبند کے حوالہ سے کرکے مقالہ کا جائزہ پیش کروں گا کہ پس منظر و اہمیت زیادہ واضح ہو سکے۔

دین و دنیا کے بہترین ساتھیوں میں اچھی کتاب کی حیثیت مسلم ہے۔تمام ادیان و مذاہب

کے ماننے والوں نے کتاب کے ذریعہ اپنے عقائد وافکار کی اشاعت وحفاظت کی ہے۔اصحاب فنون نے اپنی موشگافیوں کے اظہار وتحفظ کے لئے کتاب کا سہارا لیا ہے۔سب سے اہم ترین اور لافانی کتاب قرآن ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون﴾ ہم نے قرآن کو نازل کیا ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔قرآن ایک ایک لفظ لاکھوں فرزندانِ اسلام کے سینہ میں محفوظ ہے۔قرآن دنیا کی واحد کتاب ہے جو سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔اور سب سے زیادہ اس کے تراجم وتفسیر لکھے گئے ہیں۔قرآن نے ہمارے پیغمبر کے مقاصد بعثت میں سے دو اہم مقاصد قرآنی تعلیم وتعلم بیان کئے ہیں۔اسی نسبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ'' تم میں سے بہترین طبقہ وہ ہے جو قرآنی تعلیم وتعلم سے وابستہ ہے۔اور وہ علماء کرام ہیں جنہیں اسی خدمت کی وجہ سے ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کا خطاب دیا گیا ہے۔

قرآن علوم نبوت کا مرکز ہے اور مسلم اتحاد کی اساس ہے۔خود قرآن نے حکم دیا ہے ﴿فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ ورسولہ﴾ یعنی اگر مسلمانوں میں کسی مسئلہ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قرآن کی روشنی میں حل کیا جائے۔اسی کی طرف نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں رہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی'' اسی وجہ سے مفسرین نے اصول تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔تفسیر کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے،پھر حدیث سے کی جائے،اسی طرح تمام فقہاء نے اصول فقہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے اسلامی احکامات کا پہلا ماخذ قرآن ہے۔مسلمانوں کے تمام فرقے قرآن کے ماخذ ہونے پر متفق ہیں۔اسی اہمیت کی بنا پر آج تک ہزاروں تفاسیر تراجم اور علوم القرآن پر تصانیف لکھی گئیں لیکن ترجمہ وتفسیر سے صرف مدلولات کی شرح وایضاح ہی مقصود نہیں رہی ورنہ پوری امت کے لئے ایک ترجمہ وتفسیر کافی تھا جو مختلف زبانوں میں منتقل ہوتا رہتا بلکہ ہر دور میں عقل وفہم،افکار ونظریات طبع کے مناسب حال قرآن کو سمجھنا مقصود رہا ہے۔اور کامیاب مقرر،مبلغ

اور مفسر وہ ہے جو اپنے دور کے موافق لہجہ میں ہم کلام ہو۔ مفسر قرآن قاضی محمد زاہد الحسینی لکھتے ہیں: تفسیر قرآن فرض علی الکفایہ ہے اسی فرض کی ادائیگی ہر دور کے علماء نے کی ہے۔

دار العلوم دیوبند کا قیام

دار العلوم دیوبند اور اس سے قبل کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ برصغیر میں تین اصلاحی تحریکات کا ہمہ گیر مقبولیت حاصل ہوئی۔ ڈاکٹر محمد اسحاق لکھتے ہیں: پہلی مجدد الف ثانی کی تحریک ۱۵۶۲ء تا ۱۶۲۴ء۔ دوسری شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحریک ۱۵۹۲ء تا ۱۸۱۴ء۔ تیسری شاہ ولی اللہ کی تحریک ۱۷۳۱ء تا ۱۸۴۶ء، شاہ ولی اللہ کا مکتب فکر پچھلے دونوں مکاتب کا جامع و نائب تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد انگریز نے ہندوستان پر قبضہ کر کے ہزارہا علماء کو قتل کیا۔ مالٹا اور دیگر مقامات پر قید و بند میں ڈالا۔ شاہ ولی اللہ کے مدرسہ سمیت دیگر مدارس پر بلڈوزر چلا کر انہیں تباہ کر دیا گیا۔ حالانکہ صبحی الاعشیٰ (ج/۵) کے مطابق انگریز کے آنے سے پہلے صرف دلی میں ایک ہزار دینی مدرسے تھے۔

پروفیسر ماکس میلز کے مطابق بنگال میں اسی ہزار مدرسے تھے۔ کپتان ہملٹن کے مطابق ٹھٹھہ میں مختلف علوم کے چار سو مدرسے تھے۔

ڈاکٹر محمد اسحاق لکھتے ہیں: دار العلوم دیوبند دراصل سابقہ تینوں تحریکات کا فکری مرکز اور نائب ہے۔ بقول مولانا عبیداللہ سندھی دیوبندیت فکرولی اللہ کا دوسرا نام ہے۔ یہاں سے تعلیم حاصل کرنے والوں، ان کے تلامذہ اور فکری ہم آہنگی رکھنے والوں کو "علماء دیوبند" کہا جاتا ہے۔

علمائے دیوبند کی اسلامی خدمات

(ا) دینی مدارس کا قیام:......

علماء دیوبند نے اسلام کی مختلف انداز میں خدمت کی ہے۔ لیکن کچھ پہلو ایسے ہیں جو زیادہ نمایاں ہیں: مثلاً جگہ جگہ دینی مدارس کا قیام آج دنیا کے بے شمار ممالک میں اکثر مدارس انھی علماء کے

قائم کردہ ہیں خاص کر ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں۔(۲) سیاسی خدمات:......۱۸۵۷ء سے آج تک دارالعلوم دیوبند کے مشائخ وتلامذہ نے برصغیر کی سیاست میں نمایاں حصہ لیا۔جس میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ،مشنری تحریکوں کا مقابلہ،تحریک ریشمی رومال،تحریک خلافت اورتحریک پاکستان زیادہ نمایاں ہیں۔اس موضوع پرڈاکٹرایچ بی خانے ''برصغیر پاک وہند کی سیاست'' کے عنوان سے P,H,D کیاہے۔اور پروین روزینہ نے جمیعت علماء ہند کے نام سے دوجلد میں تفصیلاً لکھاہے۔اوراحمد شیرانی نے جامعہ ازہر میں ایم اے کا مقالہ لکھاہے۔

(۳) حدیث کی خدمات:......

علماءدیوبند نے صحاح ستہ کی عربی/اردو میں شروحات لکھیں:مثلاً مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی فیض الباری شرح صحیح البخاری،مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الملهم شرح صحیح مسلم ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بذل المجهود شرح سنن ابی داود،مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی اوجز المسالك شرح موطأ امام مالك اور مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی معارف السنن شرح ترمذی زیادہ نمایاں ہیں۔ان سے علماء عرب وعجم نے خوب استفادہ کیا۔علامہ زاہدالکوثری اوررشید رضانے یہاں تک کہا کہ اگر ہندوستان کےعلماءحدیث کی خدمت کرتے تو یہ علم ختم ہوجاتا۔

اس موضوع پرڈاکٹرکوثر نے ۱۹۹۲ء میں اسی یونیورسٹی سے''مشائخ علماء دیوبندوخدماتهم فی الحدیث'' کےنامسے ph,d کامقالہ لکھاہے۔

(۴) فقہ کی خدمات:......

علماءدیوبند نے فقہ حنفی کی اہم کتب پرحواشی لکھےاورشرعی مسائل میں ان کی رہنمائی کی ،اس کازندہ ثبوت فتاوی دارالعلوم دیوبند،امدادالفتاوی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اورکفایت المفتی کے مجموعے ہیں۔

(۵) قرآنی خدمات:......

برصغیر میں علماء نے قرآن کریم کی بہت خدمت کی، تفاسیر اور علوم القرآن پر بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔ لیکن عام طور سے باہر کے علماء سمجھتے ہیں یہاں کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ ۱۹۸۶ء میں مجھے اس کا ذاتی تجربہ ہوا۔ میں جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کرر ہا تھا کہ ایک دن ہماری کلیہ فی الدعوۃ کے استاذ لیکچر کے دوران کہنے لگے، سب ہندی پاکستانی صرف حدیث وفقہ کو پڑھتے ہیں قرآن کوئی نہیں پڑھتا۔

میں کھڑے ہوکر کہا جتنا قرآن ہم نے پڑھا ہے اتنا پورے عرب نے بھی نہیں پڑھا ہے۔ پھر برصغیر میں لکھے گئے تراجم وتفاسیر کے بارے مین بتایا تو وہ حیران رہ گئے کہنے لگے کوئی ایسی کتاب بتا سکتے ہیں جس سے قرآنی خدمات کا اندازہ ہو سکے، مگر اسوقت میرے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔ اگر آج وہ زندہ ہوتے تو یہ تھیس ان کے سوال کا جواب تھا۔

پاکستان آنے کے بعد ایک بہت بڑی خالد ایم اسحق ایڈوکیٹ لائبریری جوائن کرلی جس میں ڈیڑھ لاکھ سیز ائد کتابیں تھیں، اور اس موضوع کے حوالہ سے قدیم وجدید لٹریچر (LITTERATURE) کا مطالعہ کیا اور انھیں پیش نظر رکھتے ہوئے یہ تھیس لکھا گیا۔

قدیم کتب میں براکلمن (BROKLMANN) کی ARABIC LITTERATURE، پروفیسری اے استوری کی PERSION LITTERATURE، بیٹسر مان کی WORLD BIBLIO GRAPHY، ORIENTAAL BIBLIO GRAPHIE عمر رضا کحالہ کی معجم المولفین، سرکیس کی معجم المطبوعات، محمود الحسن ٹونکی کی معجم المصنفین کو پیش نظر رکھا۔ اور جدید کتب میں کچھ ایسے ph,d مقالات جو کسی سبجکٹ یا ادارہ کو بنیاد بنا کر لکھے گئے مثلاً ڈاکٹر زبیدہ احمد نے الہ آباد یونیورسٹی میں phd کا مقالہ لکھا۔

ARABIC LITTERATURE IN INDIA اسی کا ترجمہ ''عربی ادبیات

میں پاک وہند کا حصہ" کے نام سے شاہد حسین رزاقی نے کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اسحاق نے ڈھاکہ یونیورسٹی میں phd کا مقالہ لکھا "علم حدیث میں پاک وہند کا حصہ" ڈاکٹر محمد سالم قدوائی نے علیگڑھ یونیورسٹی میں phd کا مقالہ لکھا "ہندوستانی مفسرین اوران کی عربی تفسیریں"۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے کراچی یونیورسٹی میں phd کا مقالہ لکھا "قرآن حکیم کیردو تراجم"

میں نے ان تمام کاموں کو پیش نظر رکھا خاص کروہ مقالے جن میں اداروں کو بنیاد بنا کر لکھا گیا مثلاً محمد شاہد سہارنپوری کی "علماء مظاہر علوم کی تصنیفی وتالیفی خدمات" ڈاکٹر مجیب الاسلام کا phd مقالہ "دارالترجمۃ عثمانیہ کی علمی وادبی خدمات" اور ڈاکٹر کوثر کا phd مقالہ "مشائخ علماء دیوبند وخدماتھم للحدیث" کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسی پیٹرن پر ایک بالکل نئے اور مشکل کام یعنی "علماء دیوبند کی قرآنی خدمات" کو منتخب کرکے تکمیل تک پہنچایا جبکہ اس موضوع پر اس سے قبل صرف ایک کتابچہ دارالعلوم دیوبند میں لکھا گیا ہے۔

تھیسس کا عنوان پیریڈ اور ابواب

جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں اس تھیسس (THESIS) کا عنوان ہے "علماء دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۸۶۶ تا ۱۹۸۸ء" اس کی مجموعی مدت ۱۲۳ سال ہوتی ہے۔

یہ تھیسس سات ابواب، ایک مقدمہ، ایک خاتمہ اور فہرست مضامین سمیت آٹھ فہارس میں مشتمل ہے اور اس میں صرف قرآنی خدمات کا اجاگر کیا گیا ہے۔

فہرست مضامین

(۱) خلاصہ تھیسس (انگریزی میں) ABSTRACT

(۲) مفصل فہرست مضامین

(۳) مقدمہ

(۴) پہلا باب اکابرین علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۸۶۶ء تا ۱۹۰۵ء
(۵) دوسرا باب علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۹۰۶ء تا ۱۳/ اگست ۱۹۴۷ء
(۶) تیسرا باب پاکستان میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۹۸۸ء
(۱) پہلی فصل سن وفات کی ترتیب پر (۲) دوسری فصل سن ولادت کی ترتیب پر
(۳) تیسری فصل سرنیم کی ترتیب پر
(۷) چوتھا باب ہندوستان میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء
(۱) پہلی فصل سن وفات کی ترتیب پر (۲) دوسری فصل سن ولادت کی ترتیب پر (۳) تیسری فصل سرنیم کی ترتیب پر
(۸) پانچواں باب بنگلہ دیش میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۳۰/ دسمبر ۱۹۸۸ء
(۹) چھٹا باب دیگر ممالک میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۸۶۶ء تا ۳۰/ ۱۹۸۸ء
(۱) پہلی فصل ازبکستان (۲) دوسری فصل ایران (۳) تیسری فصل برما (۴) چوتھی فصل جاپان (۵) پانچویں فصل سعودی عرب (۶) چھٹی فصل سواحلی (افریقہ) (۷) ساتویں فصل فرانس (۸) آٹھویں فصل کینڈا (۹) نویں فصل متحدہ عرب امارات (۱۰) دسویں فصل یوگنڈا
(۱۰) ساتواں باب مستفیدین ومعتقدین علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۸۶۶ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء
(۱۱) خاتمہ

فہارس

۱۔ زیر تبصرہ شخصیات اور ان کی تصنیفات کی فہرست (ابجدی ترتیب یعنی سرنیم کے اعتبار سے
۲۔ زیر تبصرہ مضامین کے اعتبار سے قرآنی کتب کی فہرست
۳۔ زیر تبصرہ مختلف زبانوں میں لکھی جانے والی قرآنی کتب کی فہرست (ہندسوں میں تعداد)
۴۔ زیر تبصرہ مخطوطات کی فہرست (قرآنی موضوعات کی ترتیب سے)

۵۔مصادر و مراجع کی اردو کتابیات

۶۔مصادر و مراجع کی انگریزی کتابیات

۷۔رسائل و جرائد کی فہرست

ریسرچ ورک کے اصول اور تھیسس کی خصوصیات

دوران تحقیق و ترتیب جن اصولوں اور خصوصیات کو پیش نظر رکھا وہ یہ ہیں (۱)

ابواب کی ترتیب میں جغرافیہ کی ارتقائی تقسیم کو ملحوظ رکھا ہے۔۱۸۶۶ء تا ۱۹۴۷ء ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش ایک ملک تھے لہٰذا انھیں پہلے دو ابواب میں جمع کر دیا۔۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو پہلے پاکستان آزاد ہوا لہٰذا تیسرا باب پاکستان کی شخصیات پر مشتمل ہے۔۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان آزاد ہوا لہٰذا چوتھا باب اس پر مشتمل ہے۔۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بنگلہ دیش الگ ہوا لہٰذا پانچواں باب وہاں کی شخصیات پر مشتمل ہے اور چھٹے باب میں برصغیر کے علاوہ دیگر دس ممالک ازبکستان ،ایران، برما، جاپان، سعودی عرب، افریقہ ،فرانس ،کینڈا، متحدہ عرب امارات، اور یوگنڈا میں جو کام ہوا اسے جمع کر دیا ہے۔ساتویں باب میں ان شخصیات کو رکھا ہے جنہوں نے علماء دیوبند سے استفادہ کر کے قرآنی خدمات انجام دیں۔

(۲)　تمام ابواب سن عیسوی کی ترتیب پر قائم ہیں۔ضمناً سن ہجری درج کر دی ہیں۔

(۳)　ابواب میں شخصیات کا ذکر سن عیسوی کی ترتیب کے اعتبار سے کیا ہے۔جس کا پہلے انتقال ہوا اس کا پہلے ذکر کیا ہے، جس کا بعد میں انتقال ہوا اس کا بعد میں ذکر کیا ہے۔

(۴)　تمام ابواب کی پہلی فصل میں متوفی شخصیات کو جمع کیا دیا ہے۔دوسری فصل میں ولادت کی ترتیب رکھی ہے جو پہلے پیدا ہوا اس کا پہلے ذکر کیا ہے۔بعض شخصیات وہ ہیں جن کا انتقال ہو گیا ہے لیکن سن وفات معلوم نہیں انھیں بھی اسی فصل میں ذکر کیا ہے۔تیسری فصل میں

ان شخصیات کو رکھا ہے جن کی سن پیدائش اور وفات دونوں نہیں مل سکیں ہیں اس فصل کو ابجدی ترتیب (یعنی لائبریری سائنس کے اصول سرنیم) کے اعتبار سے جمع کر دیا ہے۔

(۵) ہر شخص کی پہلے سوانح بیان کی ہے پھر اس کی صرف قرآنی تصنیفات کو بیان کیا ہے۔

(۶) سوانح کے ماخذ حواشی میں بیان کر دیئے ہیں۔

(۷) جس قرآنی تصنیف کو خود ملاحظہ کیا ہے اس کے جملہ کوائف مع تنقیدی جائزہ اور اہل علم کی آراء پیش کر کے تقابلی مطالعہ کی صورت میں پیش کر دی ہے ۔ اگر کوئی کتاب مجھے نہیں ملی ہے اور کسی سوانح نگار نے اس کا ذکر کیا ہے تو مع حوالہ نقل کر دیا ہے۔

(۸) تھیس کا عنوان ''علماء دیوبند کی قرآنی خدمات'' ہے علماء دیوبند کی تصنیفی خدمات'' نہیں لہذا چند ایسی شخصیات کو بھی لیا ہے جن کی قرآنی خدمات تصنیفی شکل میں نہیں ہیں۔

(۹) ایک اہم اصول جسے مقدمہ میں مفصلاً بیان کیا ہے اور ریسرچ ورک میں پیش نظر رکھا ہے کہ: یو بندیت سے مراد صرف دارالعلوم دیوبند نہیں بلکہ مکتبہ فکر ہے۔

(۱۰) تھیس میں نصف سے زائد ایسے تراجم وتفاسیر کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا ذکر تر کی کی ورلڈ ببلیوگرافی WORLD BIBLIO GRAPHY OF THE HOLY QURAN سمیت کسی بھی ببلیوگرافی میں نہیں ہے۔

(۱۱) ۲۱۱ قرآنی مخطوطات کی نشاندہی کی ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو پہلی دفعہ یہ معلوم ہوگا کہ کس کس موضوع پر کتنی کتب لکھی گئیں اور ان مین سے کتنی شائع ہوئیں اور اس سلسلہ میں کون سے قرآنی مضامین ہیں جن پر ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

(۱۲) یہ تھیس ببلیوگرافی BIBLIO GRAPHY کے ساتھ بایوگرافی BIOGRAPHY بھی ہے۔

(۱۳) اس تھیس کی ترتیب وتحسین میں لائبریری سائنس کے اصولوں کو مدنظر رکھتے

ہوئے آٹھ انڈیکسز (INDEXEX) تیار کئے گئے ہیں۔

(۱۴) اس تھیس کی تیاری میں صرف کتابوں سے مدد نہیں لی گئی بلکہ دیوبند، سہارنپور، مظفر نگر، تھانہ بھون، دلی، الہ آباد، کلکتہ اور پاکستان کے مختلف علاقوں کا مصنف نے سفر بھی کیا اور معلومات حاصل کیں۔

تھیس کا اعداد وشمار کے اعتبار سے جائزہ

(۱) تھیس میں ۲۹۶ شخصیات اوران کی قرآنی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

(۲) تراجم (مکمل ونامکمل ۳۰۵) تفاسیر (مکمل ونامکمل ۳۴۵) سمیت ۳۴/ قرآنی موضوعات پر ۱۲۶۸ علماء دیوبند کے تراجم وتفاسیر اور علوم القرآن کے ذخیرہ کی نشاندہی کی ہے۔

(۳) ۲۱/ زبانوں میں علماء دیوبند نے قرآنی خدمات انجام دی ہیں ان کو باحوالہ نشاندہی کی گئی ہے۔

(۴) اس تھیس میں ۲۱۱ قرآنی مخطوطات کی نشاندہی کی ہے جس میں ۳۷ مکمل ونامکمل تراجم قرآن اور ۸۱ مکمل ونامکمل تفاسیر قرآن شامل ہیں۔

(۵) اس تھیس کو جن مراجع ومصادر سے استفادہ کر کے مکمل کیا ہے ان کی تعداد ۶۰۰ سے زائد ہے۔

✿✿✿

✿